سوال

(92) بلاعذر مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسی مسجد کہ قرب وجوار میں جہاں پنج گانہ اذان نماز وجمعہ ادا کیے جاتے ہوں اور کوئی شخص علیحدہ اپنے مکان میں نماز ادا کیا کرے، اذان کی آواز بھی سنتا ہو، تارک السنة النبویّة ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کی نماز مطابق احادیث صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ کوئی عذر شرعی بھی نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاعذر ایسی مسجد کی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں ہے اور نہ ایسی نماز قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعادت مہد میں کھلے ہوئے منافق کے سوا اور کوئی بلاعذر ایسی جماعت سے علیحدہ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ ایسا مریض جو بغیر دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دیے ہوئے اپنے آپ کو مسجد حاضر نہیں کر سکتا ہے، وہ بھی غیر حاضر نہیں رہتا تھا، بلکہ دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دے کر ضرور حاضر ہوتا تھا اور مسجد کے پڑوسی نابینا جن کا کوئی دستگیر نہیں ہوتا، ان کا بھی یہ عذر نابینائی مسموع نہیں ہوتا تھا، بلکہ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم ہوتا تھا اور خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں اس وقت تک شریکِ جماعت ہوا کیے، جب تک کہ دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دے کر حاضر مسجد ہو سکتے تھے اور ایسی جماعت میں حاضری کی ایسی سخت تاکید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر حاضر ہونے والوں کو مع ان کے گھروں کے پھونک دینے کا قصد ظاہر فرمایا تھا۔ الحاصل بلاعذر ایسی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا طریقہ اسلامی کے سراسر خلاف اور موجبِ ضلالت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ٤٣ ... سورة البقرة

’’اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

كتاب الصلاة، صفحہ:211

محدث فتویٰ